Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

کوشش کرو تا متقی بن جاؤ

"ہم کیونکر خدا تعالےٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اس کا اُس نے بار بار مجھے یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۸/۴۳ | منگل۔ ۱۴۱۳ھ، ۲۲۔ احسان ۱۳۷۲ ہش، ۲۲۔ جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۴۰

دین کو سب سے بڑا خطرہ انانیّت اور نظام کے مقابل پر سر اٹھانے سے ہو گا

اطاعت سے باہر نکل جانے والوں سے تمام مثبت صلاحیتیں چھین لی جاتی ہیں

خدا تعالیٰ ان انسانوں کو پسند کرتا ہے جن میں مٹنے اور عاجزی کی صلاحیتیں موجود ہیں

جب کسی کو عہدہ سے معزول کیا جاتا ہے تب پتہ چلتا ہے کہ وہ مٹی کی سرشت سے ہے یا ابلیس کی سرشت سے

جو ابتلاء کے وقت صبر کرتا ہے وہ خدا کا بندہ ہے خدا اس کی ضرور دلجوئی فرمائے گا

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۹۔ شہادت ۱۳۷۲ ہش (۹۔ اپریل ۱۹۹۳ء) کا مکمل متن جو بیت الفضل لندن سے براہِ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا

یہ خطبہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

افرادِ جماعت کا امامت سے گہرا رابطہ

"اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نظام جماعت اب دنیا میں دور دور کی جماعتوں میں نہ صرف یہ کہ نافذ ہو رہا ہے بلکہ دن بدن مستحکم ہوتا چلا جا رہا ہے اور اب وہ کیفیت نہیں رہی جیسے پہلے تھی کہ تحریک جدید کے دفتر میں ریموٹ کنٹرول کے ذریعہ دنیا بھر کی جماعتوں کے نظام کو چلایا جاتا تھا بلکہ براہِ راست (امامت) کے ساتھ نظام جماعت کا واسطہ دن بدن واضح اور مضبوط ہو رہا ہے اور اب مواصلاتی سیارے کے ذریعہ جو رابطے بڑھے اور پھیلے ہیں ان کے نتیجہ میں (اللہ نے چاہا تو) مَیں امید رکھتا ہوں کہ صرف نظام ہی کی معرفت نہیں بلکہ ہر احمدی فردِ بشر سے (امامت) کا ایک گہرا ذاتی رابطہ قائم اور مستحکم ہو جائے گا۔

جہاں تک نظام جماعت کے پھیلاؤ کا تعلق ہے یہ تدریجاً ہوا ہے اور اسے مستحکم کرنے میں بہت وقت اور محنت درکار ہے کیونکہ نظام جماعت کے ساتھ بہت سے ایسے خطرناک عوامل لگے ہوئے ہیں جو نظام کو مستحکم ہوتا دیکھ نہیں سکتے اور دن رات اس کوشش میں مصروف رہتے ہیں کہ یہ نظام کسی طرح اکھڑ جائے اور یہ پودا جنت سے نکالا جائے (۔) میں یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ نظام جماعت جو پھیل رہا ہے اور مستحکم ہو رہا ہے اب اسکی ذیلی تنظیمیں بھی خدا کے فضل سے دنیا کے مختلف ممالک میں جڑ پکڑ رہی ہیں اور اپنے عمومی جماعتی نظام کے تابع رہ کر، اس کا ایک جزو بن کر اس کو تقویت دیتے ہوئے نشوونما پا رہی ہیں۔ یہ ایک بہت ہی اہم بات ہے جس سے انسان کو گہرا اطمینان نصیب ہوتا ہے کہ ذیلی تنظیمیں پنپیں اور مضبوط بھی ہوں لیکن نظام جماعت کے عمومی ڈھانچے سے ٹکرا کر نہیں۔ اس میں فریکشن (FRICTION) یعنی رگڑ پیدا کر کے خطرات پیدا کرتے ہوئے نہیں بلکہ ان کا ایک مضبوط اٹوٹ انگ بنتے ہوئے اور ان کو مزید طاقت عطا کرتے ہوئے ذیلی تنظیمیں اگر پنپیں تو یہی الٰہی نظام کی روح ہے اور اسی کے مطابق دنیا بھر میں کام ہونا چاہیئے پس ذیلی تنظیموں کو مستحکم کرنے میں اور جماعت کا ایک فعال حصہ بنانے میں بہت محنت کی ضرورت تھی، ہے اور ابھی رہے گی اور اس پہلو سے مَیں جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں (۔)

عرب ممالک میں بھی اللہ کے فضل سے اب ذیلی تنظیمیں مستحکم ہو رہی ہیں۔ جماعت کے لئے یہ ایک نئی خوشخبری ہے کیونکہ عرب ممالک میں تو پہلے جماعت کی کسی بھی قسم کی تنظیم عملاً عنقا تھی اور (۔) لیکن اب خدا کے فضل کے ساتھ بہت سے عرب ممالک میں جماعتی تنظیم جڑ پکڑ رہی ہے اور آج ایک عرب ملک میں لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع ہے اور ان کی طرف سے مجھے خصوصیت سے یہ تاکید موصول ہوئی ہے کہ ہمیں بھی مخاطب کر کے چند لفظ کہیں اور اسی طرح آج گیمبیا میں بھی ایک سالانہ اجتماع ہو رہا ہے اور کل ان کے امیر صاحب کی طرف سے فون پر پیغام ملا تھا، انہوں نے فرمایا ہے کہ کل سکنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

جمعہ میں ہمیں بھی مخاطب کریں۔ اس سے جماعت میں نیا حوصلہ پیدا ہوتا ہے اور جب ہم اپنا نام سنتے ہیں تو بہت لطف آتا ہے۔ یہ دو ممالک خصوصیت کے ساتھ میرے پیشِ نظر ہیں مگر یہ جو نصیحت ہے یہ عمومی ہے اس کا ساری دنیا کی جماعتوں سے تعلق ہے۔ ہر جگہ نظام جماعت سے گہرا تعلق ہے۔

نظام کو سب سے بڑا خطرہ انانیت سے ہوتا ہے

نظام جماعت دراصل اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ اَیدی جن سے خدا نے تخلیق کی ہے جن معنوں میں بھی وہ ہاتھ کہلاتے ہیں ان معنوں میں جو نظام جماعت ہے وہ ان ہاتھوں کی طاقت اور اس کی صنّاعی کی نمائندگی کرتا ہے اور انہی ہاتھوں سے (امام) بنایا جاتا ہے (۔) جو براہِ راست اللہ کے ہاتھوں سے بنتا ہے اور آگے پھر جو نظام جاری ہوتا ہے وہ خدا کے ہاتھوں کی نمائندگی میں جاری ہوتا ہے یہ مضمون ہے جسے آپ اچھی طرح سمجھ لیں کیونکہ اس مضمون میں جہاں کوئی ابہام پیدا ہوگا وہاں ٹھوکر کے راستے نکل آئیں گے۔ پس نظام جماعت کوئی الگ چیز نہیں ہے۔ کوئی ایسی مصنوعی مکینیکل چیز نہیں ہے جس کے متعلق لوگ کہیں کہ نظام کیا چیز ہے یہ تو یونہی ایک ڈھانچہ سا بنا ہوا ہے۔ ہمارا خدا سے تعلق ہے۔ ہم خدا کے ادنیٰ غلام ہیں۔ جب اللہ سے تعلق ہے تو یہ نظام ونظام کیا چیز؟ چھوڑیں ان باتوں کو۔ اس قسم کی بھی لوگ باتیں کرتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ قرآن کریم نے ان آیات میں (۔) آغاز ہی سے (۔) ہمیشہ کے لئے بلکہ سب بنی نوع انسان کو اس قسم کی بودی باتوں کے خلاف متنبہ فرما دیا تھا اور ان آیات میں دراصل یہ اعلان ہے کہ تمہارے لئے ہمیشہ تمہارے (دین) کو سب سے بڑا خطرہ تمہاری انانیت سے ہوگا اور نظام کے مقابل پر سر اٹھانے سے ہوگا۔ اگر تم اس خطرے کو سمجھ جاؤ اور اس ٹھوکر سے باز آؤ تو پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اس کے بغیر تم عباد اللہ میں داخل ہی نہیں ہو سکتے۔ پس دو قسم کے عباد ہیں۔ ایک عباد اللہ ہیں اور ایک شیطان کے بندے بن جاتے ہیں اور یہی دو گروہ ہیں جو مذہب کے تعلق میں ہمیشہ برسرِ پیکار دکھائی دیتے ہیں۔ عباد اللہ بننے کے لئے یہ شرط بتائی گئی کہ تکبر سے باز آجاؤ۔ اپنی انانیت سے توبہ کر لو۔ اس کے بغیر تم کہو گے تو یہی کہ اے خدا! تو نے ہمیں اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ ہم تیرے ہاتھوں کے نمائندہ ہیں مگر یہ ایک جھوٹی اور دھتکاری ہوئی بات ہوگی۔ متکبر انسان کا اور اپنے آپکو بلند سمجھنے والوں کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوا کرتا۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے (۔) اے ابلیس! تجھے اس بات پر کس بات نے آمادہ کیا یا یوں کہیں کہ (۔) کس بات نے تجھے منع کر دیا کہ تو اس سے بغاوت کرے اسکی اطاعت سے منہ پھیر لے جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا تھا۔ یہاں خلیفۃ اللہ کا ذکر چل رہا ہے اور دونوں ہاتھوں سے بنانے کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کے نظام کے دونوں پہلو یعنی روحانی اور دنیاوی تمام تر اس کی پُشت پناہی کریں گے کیونکہ خدا نے اپنی ہر قسم کی طاقتوں کے مجموعہ سے خلیفۃ اللہ کی تخلیق کی ہے۔ دو ہاتھ سے مراد پہلے انسان کی وہ حالت ہے جب وہ ارتقائی مدارج سے رفتہ رفتہ گزرتا ہوا اس بلند مقام تک پہنچا ہے جہاں وہ اس شرف کے قابل ٹھہرا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ہمکلام ہو۔ جہاں وہ اس شرف کے لائق قرار دیا گیا کہ خدا کی نمائندگی کرے۔ اس مقام تک جتنے بھی محرکات ہیں جس نے آدم کی اس بلند درجہ تک راہنمائی کی ہے اور ان بلند مدارج کو حاصل کرنے میں عوامل کا کام کیا ہے وہ تمام خدا کے اس نظام سے تعلق رکھتے ہیں جس کو ہم کائنات کا نظام کہتے ہیں۔ پھر آدم ایک ایسے دور میں داخل ہوتا ہے جہاں خدا کے روحانی نظام کا ہاتھ اس کے سر پر آتا ہے۔ اسکی پُشت پناہی کرتا ہے اور اس کی تخلیقِ نو میں ایک نیا نظام کارفرما ہو جاتا ہے اسے خَلقاً آخر کے طور پر قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ پس دو قسم کی مخلوقات میں سے آدم یعنی اللہ کا خلیفہ گزرتا ہے۔ ایک وہ تخلیق جس میں سب دوسرے بھی شامل ہیں لیکن یہ اس تخلیق کا انتہائی مقام ہے اس کا سب سے زیادہ عزت کا مرتبہ ہے۔ وہ مرتبہ جس پر تخلیق کا نمائندہ اس لائق ٹھہرے کہ وہ خدا سے ہم کلام ہو یا خدا اس سے ہم کلام ہو اور خدا کی نمائندگی کر سکے۔ دوسرا پہلو ہے اس کی تربیت اور دینی امور میں اس کی راہنمائی اور اسے اس لائق ٹھہرانا کہ وہ خدا سے ہدایت پا کر لوگوں کا ہادی بن جائے (۔) یہ اللہ تعالیٰ کا دوسرا ہاتھ ہے جو پھر خلافت کی تخلیق میں حصہ لیتا ہے اور جب تک یہ ہاتھ اس تخلیق میں شامل نہ ہو جائے اس وقت تک کسی کو سجدہ کا حکم نہیں۔ جب خدا کا نمائندہ ان دونوں ہاتھوں کی نمائندگی کرتا ہے، خدا کی ان دونوں طاقتوں کی نمائندگی کرتا ہے تب حکم ہے کہ ہر دوسری مخلوق کے لئے فرض ہے کہ چونکہ یہ اب خدا کی نمائندگی کر رہا ہے اس لئے اس کے سامنے ضرور جھکو کیونکہ اب اس کے سامنے جھکنا اس کے وجود کے سامنے جھکنا نہیں رہا بلکہ اللہ کے سامنے اور خالق کے سامنے جھکنا بن گیا ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جسے چند لفظوں میں سمجھایا گیا اور ابھی اس مضمون کے بہت سے پہلو ہیں جن پر میں تفصیل سے روشنی نہیں ڈال رہا کیونکہ میں پہلے بھی بارہا اس پر گفتگو کر چکا ہوں لیکن اس سے آپ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایک لفظ میں کتنے مضامین سمیٹ کر رکھ دیئے ہیں۔ چنانچہ فرمایا کہ اے ابلیس! تجھے کس بات نے منع کیا تھا کہ اس وجود کی اطاعت سے روگردانی کرو (۔) جسے میں نے خود اپنی قدرت کے دو ہاتھوں سے بنایا ہے۔ عام نظام قدرت سے بھی اور غیر معمولی اور خاص روحانی نظام قدرت کے ساتھ بھی (۔) کیا تو تکبر کا شکار ہو گیا تو نے تکبر سے کام لیا یا ویسے ہی بڑا بن بیٹھا ہے۔ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھنے لگ گیا ہے۔ حقیقتاً سمجھ رہا ہے کہ تو بہت بڑا ہے۔ ان دونوں باتوں میں ملتے جلتے مضامین ہیں لیکن باریک فرق ہے۔ ابلیس نے اس کے جواب میں یہ کہا (۔) واضح بات ہے میں اس سے بہتر ہوں (۔) تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ یعنی جس چیز سے ہماری سرشت اٹھائی گئی ہے میرا سرشت کا مادہ اس کے سرشت کے مادہ سے افضل اور زیادہ طاقتور ہے۔ آگ مٹی پر غالب آجاتی ہے اس کو جلا دیتی ہے اور مٹی میں نمو کی جو طاقتیں ہیں آگ میں پڑ کر وہ تمام طاقتیں کھوئی جاتی ہیں تو یہ اس نے کہا کہ اے خدا! تو اپنے پیدا کرنے کی بات کر رہا ہے تو میرا جواب سُن لے۔ تُو نے ہی مجھے بہتر مادے سے پیدا کیا ہے اور غالب آنے والے مادے سے پیدا کیا اس لئے مجھے حق ہے کہ میں انکار کر دوں (۔) (چنانچہ اسے کہا گیا) تو اس حالت سے نکل جا، دور ہو جا (۔) تو دھتکارا ہوا اور راندۂ درگاہ ہے

آگ کی فائدہ مند اور تباہ کن صفات

اس مضمون میں ایک اشکال یہ ہے کہ کہاں سے نکل جا۔ کیونکہ جہاں تک جنت کا تعلق ہے شیطان کے جنت میں ہونے کا تو سوال ہی کوئی نہیں ہے اور نہ اس جنت کی باتیں ہو رہی ہیں جو جنت ہمیں مرنے کے بعد خدا کے فضل کے ساتھ نصیب ہوگی۔ پس وہ کونسی چیز ہے جس میں سے نکل جا کا حکم ہے۔ وہ اس حالت کا ذکر ہے جس حالت کے نتیجہ میں وہ تکبر کر رہا تھا۔ آگ میں دو طرح کی صفات ہیں۔ ایک وہ صفات ہیں جو بنی نوع انسان بلکہ حقیقت میں تمام مخلوق کے لئے غیر معمولی فائدے رکھتی ہیں اور ان کے نتیجہ میں سارا نظام حرکت میں ہے اور ایک وہ صفات ہیں جو منفی پہلو رکھتی ہیں اور وہ جلاتی ہیں اور ان میں تباہ برباد کرنے کی طاقتیں پائی جاتی ہیں۔ یہ آگ کا استعمال ہے جیسے بھی کوئی کر لے۔ پس آگ کو اگر آپ صحیح معنوں میں خدا تعالیٰ کی اطاعت میں استعمال کریں۔ ان قوانین کے تابع استعمال کریں جن قوانین کو خود خدا نے پیدا فرمایا ہے تو وہ آگ دنیا میں عظیم الشان کام کرنے کی صلاحیت انسان کو عطا کرتی ہے۔ حقیقت میں ہماری ساری انرجی (ENERGY) ساری فعالیت کا دارومدار آگ پر ہے لیکن آگ ہی ہے جو ان سب چیزوں کو برباد بھی کر سکتی ہے۔ اب اٹامک انرجی ہے وہ آگ ہی سے تو سب کچھ حاصل ہو رہا ہے لیکن اس کے اندر خطرات بھی بہت مضمر ہیں۔ جہاں بھی اٹامک انرجی کا وہ پلانٹ نظام سے باغی ہوگا وہاں وہ ہلاکت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجب بن جائے گا۔ جہاں وہ آگ اطاعت کریگی وہاں خیر اور خوبی اور فوائد کا موجب بن جائیگی تو اللہ تعالیٰ نے بہت گہری حکمت کی بات یہاں بیان فرمائی اور تحکّم کے ساتھ کسی آمرانہ انداز میں اسکی بات کو رد نہیں فرمایا۔ فرمایا: آگ کی جو بات تو کہتا ہے وہ درست ہے لیکن آگ کی اعلیٰ حالت سے ہم تجھے نکال دیتے ہیں کیونکہ وہ حالت اطاعت کے نتیجہ میں ملتی ہے۔ تو جب اطاعت کی حد سے باہر گیا تو آگ کی تمام مثبت صفات سے تجھے عاری کر دیا گیا ہے۔ اب تو صرف ہلاک کرنے کی صلاحیتیں رکھتا ہے۔ اب تو صرف نقصان پہنچانے کی صلاحیتیں رکھتا ہے۔ پس ہم تیرے اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں اور تجھے ان فوائد سے محروم کرتے ہیں جو آگ میں اطاعت سے وابستہ فرمائے گئے ہیں اور تو خود اپنے منہ سے اقرار کرتا ہے کہ میں تیری اطاعت سے باہر جاتا ہوں کیونکہ جس کو تو نے بنایا ہے میں اس کو ادنیٰ سمجھتا ہوں، اس لئے ہم تجھے باہر نکالتے ہیں۔ تب شیطان نے کہا کہ پھر مجھے رخصت دی جائے کہ میں بھی اپنا زور ماروں اور اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک کے لئے رخصت دے دی کہ زور مارتے رہو۔ ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ بے شک زور مارو۔ اپنے لشکر چڑھا لو۔ اپنے گھوڑے اور اپنے اونٹ اور اپنے تمام سوار اور پیادہ جو طاقتیں تمہیں حاصل ہیں استعمال کرو اور میرے بندوں کے خلاف ان کو چڑھا لاؤ لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میرے بندوں پر تجھے غلبہ نصیب نہیں ہو گا۔ وہ میرے ہی رہیں گے۔ ہاں وہ جو ان صفات سے مرعوب ہوتے ہیں جو منفی اور شیطانی صفات ہیں۔ جن کے اندر پہلے ہی اندرونی بیماریاں موجود ہیں وہ تیری طرف جائیں گے اور تیری باتوں سے متأثر ہوں گے مجھے ان سے کوئی غرض نہیں۔ وہ تیرے بندے بن جائیں گے۔ یہ وہ آیاتِ کریمہ ہیں جن میں ہمیشہ کی جدوجہد کا فلسفہ بیان فرما دیا گیا ہے جو حق اور باطل کے درمیان جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔

تکبّر کرنیوالوں سے مثبت صلاحیتیں چھین لی جاتی ہیں

وہ لوگ جو نظام جماعت کو اس آیت اور اسی قسم کی دوسری آیات کا مفہوم سمجھتے ہوئے خدا کے دو ہاتھوں کی تخلیق سمجھتے ہیں وہ نظام جماعت کے سامنے کبھی تکبر سے کام نہیں لیتے اور ہمیشہ اطاعت یعنی سجدہ کرتے ہوئے ان راہوں پر چلتے ہیں جو راہیں خود اللہ تعالیٰ نے ہماری ترقی کے لئے مقرر فرما رکھی ہیں اور وہ لوگ جو اپنی انانیت کا شکار ہوتے ہیں ان کے اندر ایک شیطان ہے جو سر اٹھاتا ہے اور کہتا ہے کہ نظام جماعت کا یہ نمائندہ اس کی کیا حیثیت ہے۔ اس جاہل کو تو تلاوت بھی صحیح نہیں آتی۔ اس کو تو فلاں کام ٹھیک نہیں آتا۔ اس میں فلاں کمزوری ہے اور ہم صاحبِ علم ہیں۔ ہمیں فلاں فلاں فضیلتیں حاصل ہیں۔ اس کی قوم یہ ہے ہماری قوم یہ ہے ہمارے ساتھ جتھہ ہے اس کے ساتھ جتھہ کوئی نہیں۔ ہمیں اکثر لوگوں نے ووٹ دیا ہے اور آپ ان ووٹوں کو نظر انداز کر کے اس کو چن رہے ہیں جس کو چند آدمیوں نے ووٹ دیا تھا۔ ہم افضل ہوئے کہ یہ افضل ہوا۔ اس لئے ہم اپنے سے ادنیٰ کی اطاعت نہیں کریں گے۔ جب وہ یہ کہتے ہیں تو اطاعت سے باہر نکل جاتے ہیں اور ان کی تمام وہ صفات جن پر بناء کرتے ہوئے وہ تکبر کا اظہار کرتے ہیں انکی مثبت صلاحیتیں ان سے چھین لی جاتی ہیں اب ان کا وجود محض نقصان رساں وجود ہے اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ ایسے لوگ نظام میں اپنا جتنا وقت خرچ کرتے ہیں۔ ہمیشہ منفی سوچیں رکھتے ہوئے، نظام کو نقصان پہنچانے کے لئے اپنی کچلی ہوئی انانیت کا بدلہ لینے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ پس وہ سانپ جس نے کہا جاتا ہے کہ آدم اور حوّا کو گمراہ کرنے کے لئے ان کو ڈسا تھا یعنی روحانی طور پر ڈسا تھا اور بائیبل کے بیان کے مطابق چاپلوسی کی باتیں کر کے ان کو گمراہ کیا وہ سانپ دراصل انانیت کا ہی سانپ ہے اور ہر انسان میں موجود ہے جب اس کو موقعہ ملیگا یہ سر اٹھائیگا اور ڈسے گا اور اس کو موقعہ دینا یا نہ دینا ہر بندے کے اختیار میں ہے۔ پہلے وہ انسان ( ) ہو جس کے اندر یہ سانپ موجود ہے پھر اس کے سانپ کو یہ توفیق ہی نہیں مل سکتی کہ وہ اسے ڈسے۔ پہلے وہ آدم کو سجدہ کرے تو اس کے اندر کا سانپ مجبور ہو گا کہ اس کے تابع رہے ورنہ یہ سانپ ضرور سر اٹھائے گا اور بغاوت کرے گا اور خود اپنے مالک کو ہلاک کر دیگا۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اسی مضمون کو واضح فرماتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ شیطان تو ہر انسان کی رگ و پے میں دوڑ رہا ہے۔ تم باہر کے شیطان کی باتیں کرتے ہو اندر کے شیطان کی فکر کرو جو ہر شخص میں موجود ہے۔ یہ وہی مضمون ہے جس کے متعلق قرآن کریم کی اس دعا نے ہمیں متنبہ فرمایا کہ ( ) کہ اے خدا! ہم پناہ مانگتے ہیں ( ) اپنے نفس کے اندرونی شر سے۔ پس ہر شخص میں ایک شر ودیعت کیا گیا ہے۔ یہ فطرت کا حصہ ہے۔

پس یہ فلسفہ ہے جسے سمجھنے کے نتیجہ میں آپ کو اپنی صلاحیتوں کے استعمال کا سلیقہ آجائیگا۔ یہ شیطان ہی ہے جو فعالیت کی قوت عطا کرتا ہے یعنی جس کو آپ شیطان کہہ رہے ہیں یہ دراصل توانائی ہے۔ ایک ولولہ ہے۔ ایک جوش ہے۔ ایک طاقت ہے جن لوگوں میں زیادہ ہو وہ زیادہ کام کر سکتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ وہ سجدہ کر دیں اور خدا کی اطاعت کے تابع ہو جائیں۔ تب ایسے لوگ بڑے عظیم الشان کام کرتے ہیں اور خدمتِ دین میں ہمیشہ صفِ اوّل میں ہوتے ہیں اور ان کو عام انسانوں سے غیر معمولی طور پر بڑھ کر خدمت کی توفیق ملتی ہے۔ جو خود اس انانیت کا شکار ہو جائیں وہ اپنی اَنا سے ڈسے جاتے ہیں اور پھر وہ چونکہ اطاعت سے باہر نکل جاتے ہیں اس لئے پھر ان کی یہ تمام تر صلاحیتیں ہمیشہ منفی اثرات پیدا کرنے پر خرچ ہوتی ہیں اور ان سے بنی نوع انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔

پس صلاحیتیں وہی ہیں جو خدا کی رضا کے تابع ہو جائیں ( ) ان کے سوا جتنی صلاحیتیں ہیں وہ سب منفی صورتیں ہیں۔ پس قرآن کریم نے آگ کی مثال دیکر یعنی شیطان کے منہ سے یہ بات بیان کر کے بہت ہی گہرا اور ہمیشہ رہنے والا ایک فلسفہ ہمارے سامنے کھول کر رکھ دیا ہے۔ طاقت کے بغیر دنیا میں کوئی کام نہیں چل سکتا لیکن ہر طاقت میں دو پہلو ہیں۔ ایک شر کا پہلو ہے اور ایک خیر کا پہلو ہے۔ تم اپنی طاقتوں کو اگر خدا کی نمائندگی میں سجدہ ریز کر دو اور تمہاری طاقتیں اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھوں کے پیدا کردہ نظام کے تابع ہو جائیں تو ان سے عظیم الشان کام سرانجام ہوں گے لیکن اگر تم اطاعت کی حد سے باہر نکل گئے تو ( ) یہ پیغام ہے کہ جا پھر تمام اعلیٰ صلاحیتوں سے تجھے عاری کر کے محض خالی آگ سے کھیلنے والا ایک وجود بنا دیا گیا ہے اب اس کو جس طرح چاہے استعمال کر اس سے کبھی خیر پیدا نہیں ہو گی۔ پس نظام جماعت کے اس پہلو کو سمجھیں اور اپنی اطاعت کی حفاظت کریں۔ یہ نہ دیکھیں کہ کون ہے جسے نظام جماعت کی نمائندگی کا حق عطا کیا گیا ہے۔ یہ غور کریں کہ کس نے عطا کیا ہے۔ کس کی نمائندگی کر رہا ہے

خدا کی نمائندگی عاجز بندے کرتے ہیں

مٹی میں ہمیں یہ پیغام دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنی نمائندگی میں ہمیشہ عاجز بندوں کو چنا کرتا ہے اور شیطان کی اِباء کے مقابل پر، آگ کی سرکشی کے مقابل پر دیکھیں کتنا خوبصورت مضمون سجا کر پیش فرمایا گیا ہے۔ جس بات پر شیطان نے اعتراض کیا اسی بات میں اس کا جواب تھا کہ اے جاہل! میں تو مٹی کو پسند کرتا ہوں جو راہوں پر بچھ جاتی ہے میں تو ان انسانوں کو پسند کرتا ہوں جن میں مٹنے کی اور عاجزی کی صلاحیتیں موجود ہیں جب وہ میری راہ میں بچھتی ہیں تو ان سے پھر نشوونما ہوتی ہے۔ ان سے اعلیٰ صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اب اس پہلو سے آپ دیکھیں کہ تمام کائنات میں جہاں بھی زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں وہاں مٹی کی خصلت سے زندگی پیدا ہوتی ہے آگ سے زندگی پیدا نہیں ہوتی۔ آگ سے جناتی زندگی تو پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ قرآن کریم نے بھی فرمایا ہے یعنی وہ زندگی جو باغیانہ حرکتیں کرتی ہو، جس میں تکبر پایا جاتا ہو۔ چنانچہ مادی دنیا میں بھی بعض وجود جو خطرناک اور مہلک بکٹیریا پر مشتمل ہیں وہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں اور باقی صلاحیت رکھنے والی تمام زندگی گیلی مٹی سے پیدا ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس مضمون پر بھی روشنی ڈال دی کہ دیکھو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری نشوونما تو مٹی سے ہو رہی ہے اور انسان اس سے پیدا ہو کر کتنی بلندیوں تک جا پہنچتا ہے لیکن عجز کے آخری زینے سے نیچے عجز کا مقام نہیں وہاں سے زندگی کا سفر شروع ہوتا ہے وہاں سے بلندیوں کا سفر شروع ہوتا ہے۔ پہلا زینہ عجز اور انکساری میں رکھا گیا ہے جس کا قدم پہلے زینہ پر نہیں پڑتا وہ کسی بلندی تک نہیں پہنچے گا تو آپ "علا" والا مضمون بھی سمجھ آگیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو نے پہلے زینہ پر تو قدم نہیں رکھا جو اطاعت اور انکساری کا زینہ ہے تو اونچا کیسے اُڑ گیا؟ کیسے تجھے وہ بلندیاں نصیب ہو گئیں جن کے نتیجہ میں تو میرے آدم پر اکڑ اکڑ کر تکبر سے باتیں کرتا ہے اسے ہم نے عجز کے مقام سے اٹھایا ہے اور وہاں سے رفعتیں بخشی ہیں اور جو خدا کی راہ میں سب سے زیادہ مٹی ہوا اُسے سب سے زیادہ سربلندی عطا کی گئی۔ پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مقام سمجھنا ہو تو اس آیت کے اس پہلو پر غور کریں کہ شیطان نے یہ تسلیم کیا کہ تُو نے آدم کو یعنی خلیفہ کو مٹی سے پیدا کیا ہے اور خلافت کا معراج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تھے۔ پس مٹی کی تمام صلاحیتیں اپنی پوری شان کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وجود میں جلوہ گر ہوئی ہیں۔ سب سے زیادہ عجز آپؐ میں تھا اس لئے سب سے زیادہ رفعتیں آپ کو عطا ہوئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) جب خدا کا ایک بندہ تواضع کرتا ہے اس کے سامنے جھک جاتا ہے اور گر جاتا ہے تو اس جھکے ہوئے انسان کی رفعت وہاں سے شروع ہوتی ہے (۔) اللہ اُسے اٹھاتا ہے (۔) ساتویں آسمان تک اٹھا کر لیجاتا ہے (۔) ظاہر بین اس کا ترجمہ "زنجیروں" سے کرتے ہیں یعنی زنجیروں میں جکڑا اور اٹھا کر آسمان پر چڑھا دیا۔ وہ جو رفع کا معنی اس قسم کا بدنی آسمان پر چڑھنے کا کرتے ہیں ان کا ذہن اس طرف جاتا ہے اور قرآن کریم کے نہایت ہی لطیف اور اعلیٰ مطالب کو وہ کھو دیتے ہیں۔ بالسلسلة سے مراد یہ ہے کہ جسطرح زنجیر کی کڑیاں ہوتی ہیں اسی طرح عاجزی اور تواضع اور آسمان کی رفعتوں کے درمیان بے شمار کڑیاں ہیں۔ ایک زنجیر ہے جو بے شمار کڑیوں سے بنی ہوئی ہے۔ پس جتنا جتنا کوئی تواضع کریگا اتنا اتنا اس کو رفعتیں نصیب ہونگی۔ ہر تواضع کرنے والے کو ساتویں آسمان تک نہیں پہنچایا جائیگا بلکہ کسی کو زنجیر کی پہلی کڑی تک اٹھایا جائیگا کسی کو دوسری کڑی تک غرضیکہ رفتہ رفتہ وہ انسان جو خدا کے نزدیک تواضع میں انتہا کر لیتا ہے اسکی رفعت ساتویں آسمان تک ہو گی۔ یہاں عبد سے مراد بنی نوع انسان میں عجز کرنے والے تمام بندے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مقام ان تمام عباد سے الگ اور ممتاز تھا۔ اس لئے یہاں آپؐ کا آخری مقام بیان نہیں فرمایا یعنی مٹی کی انتہائی صلاحیتیں جہاں تک پہنچ سکتی تھیں اس کے بالکل آخری کنارے پر آپؐ فائز تھے۔ چنانچہ آپؐ کا معراج ساتویں آسمان سے بلند تر ہوا جس سے پیچھے ساری مخلوق رہ گئی ہے۔ انسانی مخلوق بھی اور غیر انسانی مخلوق بھی، فرشتے، جن، ہر قسم کی جتنی مخلوقات ہیں ان سب کو اس مرتبہ تک پہنچنے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی، اس بلندی تک پہنچنے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی کہ جس بلندی تک حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رفعتیں ہوئی ہیں۔ پس بتایا کہ مٹی کی صفات جو عجز کی صفات ہیں اور نشوونما کی صفات ہیں، دو قسم کی صفات ہیں ان دونوں صفات میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمام بنی نوع انسان پر سبقت لے گئے ہیں اور جہاں بنی نوع انسان کی رفعتیں ساتویں آسمان پر ٹھہر جاتی ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رفعتیں اس سے بھی بلند تر ہو جاتی ہیں۔ اگلے مقامات تک جا پہنچتی ہیں۔ پس ساری ترقیات کا راز تو عجز اور مٹی بننے میں ہے۔ پس وہ لوگ جو نظام جماعت کے سامنے سر اٹھاتے ہیں اور اپنے عُلو کی باتیں کرتے ہیں ان کو تو خدا کا یہی جواب ہے کہ (۔) ان بلندیوں سے نکل جاؤ۔ اُن رفعتوں سے تمہیں عاری کر دیا گیا ہے جو میری طاقتوں کے مثبت پہلوؤں سے تعلق رکھتی ہیں ہاں جہاں تک ان طاقتوں کے منفی پہلو کا تعلق ہے وہ تم استعمال کرو۔ قیامت تک کرتے چلے جاؤ لیکن میرے بندوں پر تمہیں غلبہ نصیب نہیں ہوگا۔ پس خدا کی نمائندگی ہیں جو عجز کے ساتھ خدا کی نمائندگی کا، اس کے نظام جماعت کی نمائندگی کا حق ادا کرتے ہیں وہ خدا کے فضل سے مقام محفوظ پر فائز ہیں۔ یہ شریر لوگ ان کو تنگ کرنے کی کوشش کریں گے، ان کے خلاف بغاوت کریں گے، ان کے خلاف لوگوں کو بھڑکائیں گے، ان کی کمزوریاں لوگوں کے سامنے پیش کریں گے۔ جتھے بنائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ قیامت تک ان پر ان شیطانوں کو غلبہ نصیب نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ جو ان کی باتوں میں آکر اُن کی تائید میں باتیں کرنے لگیں گے اور ان کو حمایت دیں گے ان کا نقصان ہے۔ اس قسم کے لوگ اپنی علامتوں سے پہچانے جاتے ہیں۔ پس نظام جماعت کی بات ہو رہی ہے۔ مَیں تمام دنیا کی جماعتوں کو تفصیل سے سمجھا رہا ہوں کہ نظام جماعت کی روح اور اس کے فلسفے کو سمجھیں جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اور پھر خوب متنبہ رہیں کہ آپ کی حرکتیں آپ کو کس گروہ میں لیجاتی ہیں۔

آزمائش کے وقت کمزوریاں سامنے آتی ہیں

مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ عام حالات میں نہایت ہی تابع فرمان، اپنے خطوں میں بھی اور ویسے اظہارات میں بھی اور جماعت سے تعاون میں بھی بہت عمدہ خصلتوں کا اظہار کرتے ہیں۔ بڑا عمدہ رویہ اختیار کرتے ہیں لیکن ابھی وہ آزمائے نہیں جاتے۔ شیطان کا اس وقت تک دنیا کو اور فرشتوں کو پتہ ہی نہیں چلا جب تک وہ آزمائش میں نہیں ڈالا گیا۔ جب تک وہ آزمائش میں مبتلا نہیں ہوا وہ ایسا ہی ایک وجود تھا جیسے عام طاقتوں والا ایک وجود ہوا کرتا ہے اور ان مخلوقات میں شامل پھرتا تھا جو خدا تعالیٰ نے اس آزمائش کے واقعہ سے پہلے آزاد چھوڑی ہوئی تھیں جب آزمائش میں ڈالا گیا تو اس کی انانیت کھل گئی ہے۔ جسطرح سانپ کی دم کو رگڑا جائے تو پھر وہ پھنکتا ہے اور بعض سانپ ایسے ہیں جو ویسے نہیں کاٹتے اور جب تک ان کو کچلا نہ جائے اس وقت تک وہ غصے سے اپنا پھن نہیں اُٹھاتے۔ پس ہر انسان کے اندر وہ شیطان موجود ہے جس کا ذکر اَصدق الصادقین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اس کو بس کچلنے کی دیر ہے۔ پس ایسے لوگ جب کوئی عہدہ پاتے ہیں اور کسی وجہ سے ان کو عہدہ سے معزول کیا جاتا ہے یا ان کا انتخاب ہوتا ہے اور نامنظور کر دیا جاتا ہے۔ پھر دیکھیں کہ کس طرح ان کے پھن کھلتے ہیں۔ کس طرح ان کے سر بلند ہوتے ہیں اور اس ظاہری طور پر سجدہ ریز وجود کے اندر سے ایک شیطان اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور بعض لوگ پھر ساری زندگی کا مشغلہ یہ بنا لیتے ہیں کہ ہم نے اس بات کا انتقام لینا ہے اور اُن کے سارے طور طریق قرآن کریم نے شیطان کی اس کہانی میں بیان فرما دیئے جو مختلف جگہ مختلف پہلوؤں سے بیان فرمائی گئی ہے۔ اس کا ایک غول ہوتا ہے اس کا ایک لشکر ہوتا ہے اس کے کچھ ساتھی بننے شروع ہوتے ہیں اور وہ ان کی سرداری کرتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کا ردّعمل اس وقت پہچانا جاتا ہے جب یہ اپنی حرکتوں سے اپنے آپکو شیطان کے مشابہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ جب ان میں سے کسی کو عہدوں سے معزول کیا جائے تو وہ وقت ہے اسکی پہچان کا کہ وہ آدم کی سرشت سے ہے، مٹی کی سرشت سے ہے یا ابلیس کی سرشت سے پیدا کیا گیا ہے۔ پیدا تو دونوں کو ایک ہی سرشت سے کیا گیا تھا۔ دونوں صفات موجود ہیں۔ مراد یہ ہے کہ اس نے جب اس کو اختیار دیا گیا تو اپنے لئے آدم بننا پسند کر لیا یا شیطان کی سرشت اختیار کرنے کو اپنا لیا۔ ایسے موقعوں پر بعض لوگوں کے چہروں سے پردے اٹھتے ہیں اور انسان حیران رہ جاتا ہے کہ اتنا بڑا علم، اتنی بڑی ان کی تربیت اور اتنے لمبے دور تک خدمتوں کی توفیق پانے والے ایک ٹھوکر میں آکر ہمیشہ کے لئے ذلیل اور رسوا ہو جاتے ہیں یعنی خدا کی نظروں سے گر جاتے ہیں۔ اسی کا نام رجیم ہونا ہے اور پھر ان کی زندگی شرارت پر وقف ہو جاتی ہے۔ ان کے طور طریق یہ ہیں کہ سب سے پہلے تو وہ آدم میں نقائص ڈھونڈتے ہیں، (یہاں آدم سے مراد یا خلیفۃ اللہ سے مراد خدا کی جماعت کا نمائندہ ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور لوگوں میں بیٹھ کر اس پر تبصرے کرتے ہیں کہ یہ امیر جس کی تو یہ عادت ہے، یہ حرکت ہے۔ اپنوں یا رشتہ داروں کے لئے یہ کرتا ہے اور دوسروں کے لئے یہ کرتا ہے۔ فلاں معاملہ میں اس کا یہ طور طریق ہے اور اسی معاملہ میں ایک دوسرے سے اس کا یہ طور طریق ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ پہچان کرنی کہ یہ لوگ سچے ہیں یا جھوٹے ہیں، مشکل نہیں ہے کیونکہ جس وقت تک یہ اپنے آپکو مٹی کی سرشت سے ظاہر کرتے چلے آئے تھے اس وقت تک یہ سب نقائص دیکھتے تھے اور انہوں نے قبول کئے ہوئے تھے اگر یہ سچے ہیں تو اس وقت تک ان سب نقائص پر انکی نظر تھی مگر یہ نقائص ان کی اطاعت کی راہ میں کبھی حائل نہیں ہوئے۔ جب سزا ملی، جب انا کچلی گئی تب اچانک وہ آدم کس طرح سب سے زیادہ گندا ہو گیا پہلے جس کے وہ ساتھی ہوا کرتے تھے، پہلے بعض دفعہ وہ جس کی مجلس عاملہ میں ممبر ہوا کرتے تھے، بعض دفعہ اس کے دوستوں میں شمار ہوتے تھے کیا وجہ ہوئی کہ اچانک وہ شخص جس کی ساری برائیاں ہمیشہ سے ان کی نظر میں تھیں اس وقت وہ برائیاں ان کو تکلیف نہیں دیتی تھیں، اس وقت انہوں نے ان برائیوں کی طرف نہ ان کو متوجہ کیا نہ نظام جماعت کو متوجہ کیا لیکن جب اُسے آدم مقرر کر دیا گیا اور ان کو ہٹا دیا گیا تو اچانک اسکی برائیاں سامنے آگئیں یہی شیطانیت کا فلسفہ ہے (-) اور ہر ابتلاء کے وقت وہی ابتلاء پھر در پیش ہوتے ہیں اگرچہ ان کی سطح نیچے کی سطح ہوتی ہے۔ پس جب کسی شخص کا نفس کچلا جائے اور وہ نظام جماعت کے نمائندوں پر اعتراض کرتا ہے تو اُن کا فرض ہے کہ اس کو منہ توڑ جواب دیں۔ اس کو کہیں کہ تم اس سے پہلے کہاں تھے تم باتیں وہ بیان کر رہے ہو جو سال، دو سال، چار سال، پانچ سال، دس سال پہلے کی باتیں ہیں تم ساتھ شامل رہے ہو تم نے پہلے کیوں نہیں نہ بتایا۔ تم نے پہلے کیوں نظام جماعت کو متوجہ نہیں کیا۔ تم اس شخص کے ساتھ پہلے کیوں تعاون کیا کرتے تھے۔ پس یہ تمہاری انانیت ہے اور ہم خدا کے بندے ہیں اس لئے تم ہم پر غالب نہیں آسکتے یہ باتیں ہم سے نہ کرو۔ یہ رویہ اختیار کرنے کی بجائے جو لوگ ان کا ساتھ پن اختیار کرتے ہیں قرآن کریم فرماتا ہے کہ پھر وہ ان جیسے ہی ہو جاتے ہیں۔ اگر تم اللہ کے دشمنوں سے دوستی کرو گے اور ان کے ساتھ کھلا کھلا رکھو گے تو رفتہ رفتہ تم حزب شیطان بنتے چلے جاؤ گے اور پھر یہ گروہ بنتے ہیں اور انانیت کا ایک دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔ پہلے اپنے نفس کی مخفی طاقتوں پر ناز کرنے کے نتیجہ میں یا اپنے نفس کی ان فضیلتوں پر نگاہ رکھنے کے نتیجہ میں جو اللہ ہی کی طرف سے ان کو عطا ہوئی تھی وہ خدا کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیتے ہیں پھر اس کے نتیجہ میں گروہ بندی کرتے ہیں اور ان کا گروہ ان کے گرد جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے اور وہ ان کے سردار بننے لگتے ہیں اور یہ سارے مل کر اپنی اس گروہی طاقت کے برتے پر پھر خدا کے نمائندوں پر دوبارہ اور زیادہ طاقت سے حملے کرتے ہیں اس طرح نظام جماعت میں تفریق کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ ایسی کئی جماعتیں ہیں جن پر میری نظر ہے۔ بہت سی جگہ میں نے بہت کوشش کی، محنت کی اور سمجھایا اور اللہ کے فضل کے ساتھ وہ لوگ سمجھ گئے اور جماعت کی بھاری تعداد چونکہ ان لوگوں سے منہ پھیر گئی اور نظام جماعت کے ساتھ وابستہ رہی، اس کی مؤید رہی اس لئے ان کی شیطانی طاقتیں اگر مر نہیں گئیں تو مٹ گئی ہیں۔ ذلیل اور رسوا ہو چکی ہیں اور رجیم بن کر دنیا کے سامنے ظاہر ہوئی ہیں۔ جب تک یہ رجیم طاقتیں کسی جماعت میں (دبی) رہیں گی جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے غلبہ نصیب رہے گا۔ جب یہ رجیم طاقتیں بہت سے بندوں پر اثر انداز ہو جائیں اور جماعت کے ایک حصہ کو لپیٹ لیں تو وہاں خدا کے بندے تھوڑے رہ جاتے ہیں اور شیطان کے بندے بڑھ جاتے ہیں۔ پس ان عادتوں کو اور ان لوگوں کو خوب اچھی طرح پہچانیں۔ تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ آزمائش کے مقام پر ثابت قدم رہیں اور جب آزمائش کے مقام آئیں اور آپ کی عزت اور انا کچلی ہوئی دکھائی دے۔ جب کسی جماعتی فیصلہ کے نتیجہ میں آپ زخمی ہو جائیں اور آپ منہ چھپاتے پھریں کہ دنیا ہمیں کیا سمجھے گی۔ ہم تو اتنے بڑے بن کر جماعت میں ابھر رہے تھے اور آج ہمیں رسوا کر دیا گیا ہے۔ آج ہم سے چندے لینے بند کر دیئے گئے ہیں۔ آج ہمارے خلاف یہ اقدام کر دیا گیا ہے تو ہم کیا منہ دکھائیں گے۔ پس وہ منہ دکھانے کے بدلے پھر اپنا گروہ تیار کرتے ہیں جماعت کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے اپنے حق میں باتیں کرتے ہیں۔ اور آغاز میں (امام جماعت) پر حملہ نہیں کرتے۔ کہتے ہیں اس بیچارے کو کیا پتہ۔ وہ دور بیٹھا ہوا ہے۔ یہ شیطان ہیں جنہوں نے جھوٹی باتیں پہنچائیں اور ان کی باتوں میں آکر یہ فیصلے ہو گئے اور اس طرح رفتہ رفتہ مقامی سطح پر دو گروہ بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ جو گروہ نظام جماعت کی تائید میں ہیں ضروری نہیں کہ ان میں جماعت کے سارے شامل افراد پوری طرح محفوظ مقام پر ہوں۔ ان میں سے بھی بعض تائید کرتے ہیں مگر جتھہ بندی کی خاطر اور (دین) کے نتیجہ میں نہیں۔ چنانچہ ایسے لوگ بھی بعض دفعہ دوسری صورت میں آزمائے جاتے ہیں (سعی) کرنا اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں ہے جب تک (سعی) خدا کی خاطر نہ ہو۔ پس خدا کے بندے وہی ہیں جو نظام جماعت کی تائید کرتے ہیں۔ اپنے ذاتی تعلقات، دوستیوں، اپنے رشتوں سب چیزوں کو بھلا کر اور محض خدا کے بندے ہو کر وہ ہمیشہ خدا کی جماعت کے نظام کی تائید میں اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

دوسروں کے ابتلاء کے وقت خوشی کا اظہار جاہلیت ہے

وہ لوگ جو ایسے موقعہ پر خوشی محسوس کرتے ہیں کہ فلاں کو نیچا دکھا دیا گیا۔ فلاں گر گیا اور پھر ایسی باتیں کرتے ہیں کہ دیکھو وہ گندا تھا نا اس لئے نکال دیا گیا۔ ہم پہلے ہی سمجھا کرتے تھے کہ ہمارا مخالف تھا اور ان کو ذلیل و رسوا کرنے کے لئے پھر خدا تعالیٰ بعض دفعہ عجیب سامان کرتا ہے۔ ایک جماعت کے ایک شخص کے متعلق مجھے فیصلہ کرنا پڑا کہ اس کو امارت کے عہدہ سے ہٹا دیا جائے۔ اس لئے نہیں کہ وہ (اللہ پناہ دے) میرے نزدیک گندا تھا بلکہ ایک ایسی غلطی کی تھی جو امیر کو زیب نہیں دیتی اور یہ اس نصیحت کی خاطر تھا کہ جماعت کو سمجھ آجائے کہ یہ غلطی قابل قبول نہیں ہے اور جتنے بڑے مرتبہ پر کوئی ہو اتنی ہی وہ غلطی نمایاں ہو جایا کرتی ہے جس کا اثر جماعت پر پڑتا ہو، وہ مجبوراً نظر انداز نہیں کی جاسکتی۔ انفرادی غلطیاں لوگوں میں ہزار ہوتی ہیں جن کی خدا پردہ پوشی فرماتا ہے لیکن وہ فحشاء سے تعلق نہیں رکھتیں۔ ان کا نظام جماعت سے تعلق نہیں ہوتا مگر ایسی غلطی جس سے نظام کی بے حرمتی ہو اور کوئی امیر ہوتے ہوئے نظام سے باہر قدم رکھے اور (امامت) کے جو احکامات ہیں اُن سے کھلم کھلا روگردانی کرے تو خواہ وہ کسی بناء پر ہو، غفلت یا لاعلمی کی بناء پر ہو جب یہ چیز ابھر کر جماعت کے سامنے آجائے تو اس کا احترام قائم کرنے کے لئے بعض دفعہ ان لوگوں کو ہٹانا پڑتا ہے۔ ویسے اُن سے کوئی ناراضگی نہیں تھی۔ میں جانتا ہوں کہ وہ نیک مخلص عاجز بندے ہیں لیکن ایک جگہ ٹھوکر کھا گئے اور میرے ذہن میں یہی تھا کہ کچھ عرصہ تک ان کو الگ رکھنا ہی ان کے اپنے مفاد میں ہے اور جماعت کے مفاد میں ہے۔ وہاں سے بعض خط آنے شروع ہو گئے کہ واقعۃً ثابت ہو گیا ہے کہ آپ اللہ کے (مقرر کردہ امام) ہیں اس شخص میں یہ یہ باتیں تھیں یہ یہ باتیں تھیں مارے کو مارے شاہ مدار۔ اس بیچارے کو گرا ہوا دیکھ کر اس پر ایسے ایسے حملے شروع کر دیئے کہ ان خطوں کو پڑھ کر ایسا میرا ردعمل ہوتا تھا جیسے طبیعت میں اُلٹی آتی ہے۔ اپنی طرف سے مجھے داد دے رہے ہیں۔ مجھے ایسی دادوں کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ مجھے خدا نے مقرر فرمایا ہے۔ مجھے کسی انسان کی داد کی ضرورت نہیں۔ ایسی دادوں سے کراہت محسوس ہوتی ہے۔ طبیعت متلانے لگتی ہے۔ ایک فیصلہ میں نے بڑے دکھ سے کیا ہے۔ بڑی مجبوری کی حالت میں کیا ہے اور تم اس پر مجھے دادیں دے رہے ہو اور کہہ رہے ہو کہ دیکھا ہم جیت گئے اور ایک صاحبہ نے لکھا کہ دیکھا میری فلاں فلاں خواب پوری ہو گئی۔ میں نے اس شخص کی رعونت کے متعلق یہ خواب دیکھی تھی اور اسطرح خدا نے الٹایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور آج میں یقین کرتی ہوں کہ آپ اللہ کے (مقرر کردہ امام) ہیں اور انہی میں سے ایک سے ایک ایسی غلطی ہوئی کہ میں نے اس کو بھی چند دن کے اندر اندر اپنے عہدہ سے ہٹا دیا۔ اب (امامت) کا وہ سارا بھرم کہاں گیا؟ کیا وہ یہ سوچتا ہے کہ میں (اللہ کا مقرر کردہ امام) نہیں رہا۔ پس یہ جاہلانہ اور چھوٹی اور کمینی باتیں ہیں۔ نظامِ جماعت کے متعلق جب (امام جماعت) کوئی فیصلہ کرتا ہے خواہ وہ براہِ راست (امام جماعت) ہو یا (امام جماعت) کا ادنیٰ غلام ہو اور اس حیثیت سے (نمائندہ) ہو تو وہ نفس کے کسی جذبہ سے مرعوب ہو کر نہیں کرتا۔ اس کے اندر کبھی کوئی تعلّی پیدا نہیں ہوتی کہ یوں مارا اور یوں اُلٹایا بلکہ اور زیادہ استغفار کرتا ہے اور زیادہ خدا کی راہ میں جھکتا ہے اور خدا کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے اور یہ عرض کرتا ہے کہ اے خدا! میں بھی تو قابل نہیں ہوں میں یہ قدم اٹھانے پر مجبور ہوں تو مالک ہے اس لئے تو اس سے زیادہ رحم کا سلوک فرما رہا ہے لیکن مجھے اختیار نہیں ہے۔ اگر مجھے بخشش کا اختیار ہوتا تو میں ضرور بخشش کرتا۔ تیری خاطر مجبور ہوں اس حالت میں وہ قدم اٹھاتا ہے اور وہاں جماعت میں تعلّی کے دو گروہ بن جاتے ہیں۔ ایک کہتا ہے اب ہم نے اُلٹا دیا۔ ہم نے رپورٹ کی تھی۔ ہمارے کہنے پر وہ مارا گیا اور دوسرا کہتا ہے کہ دیکھو! اب وہ بھی مارا گیا اور ہم نے یہ کوشش کی تھی۔

یہ انسانیت کی باتیں نہیں ہیں۔ مذہب سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ گری ہوئی گھٹیا باتیں ہیں جس کا اس مٹی سے تعلق نہیں ہے جس مٹی سے آدم کو پیدا کیا گیا تھا (۔) سارے نظام اچھے ہیں خواہ وہ ذیلی نظام ہوں یا بنیادی نظام ہوں جماعت کی جتنی بھی تنظیمیں ہیں ان کو برکت دی جائے گی۔ جہاں آپ کے انانیت کے جھگڑے شروع ہو جائیں گے۔ جہاں کسی عہدہ سے ہٹنا یا کسی منصب سے معزولی آپ کو ابتلاء میں پھینک دے گی اور آپ اس امتحان میں نامراد اور ناکام ٹھہریں گے وہیں سے آپ کا اللہ کے نظام سے، اس نظام سے تعلق کاٹا جائیگا جو خدا نے اپنے دو ہاتھوں سے پیدا فرمایا ہے

ابتلاء میں صبر کرنیوالے کی خدا ضرور دلجوئی فرمائے گا

پہچان کے طور پر ایک آخری بات میں بتا دیتا ہوں کہ ہر وہ شخص جس کو کوئی صدمہ پہنچتا ہے اس کے سامنے دو تین قسم کے لائحہ عمل ہوتے ہیں۔ اگر وہ ایسا لائحہ عمل اختیار کرتا ہے کہ بظاہر وہ دنیا کی نظر میں ذلیل رہتا ہے مگر ایسی بات کوئی نہیں کرتا جس سے نظام کی تخفیف ہو اور نظام کو ٹھوکر لگے یا کچھ لوگ جو پہلے زیادہ مطیع تھے اب کم مطیع ہو جائیں تو ایسا شخص خدا کا بندہ ہے۔ اللہ ضرور اس کی دلجوئی فرمائے گا اور اگر اصلاح کی خاطر نہیں بلکہ غلطی سے بھی اس کے خلاف قدم اٹھایا گیا ہے تو اللہ خود اس کی اصلاح فرما دے گا اور اس کو بہت درجات عطا فرمائے گا مگر ایسا شخص جب ایسا فیصلہ کرتا ہے کہ لوگوں کے دل جیتنے کے لئے اور ان کے سامنے اپنی عزت کو بحال کرنے کے لئے وہ ان سے اپنے شکوے شروع کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں وہ پہلے سے کم مطیع ہو جائیں گے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں ان کے (دین) کو خطرہ ہے اور یہ ٹھوکر کھائیں گے تو وہ شخص خدا کا بندہ نہیں کہلا سکتا۔ وہ اس مقام پر ہار گیا اور نامراد ٹھہرا۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس مضمون کو ایک آیت کی تشریح میں بیان فرمایا ہے جس کا تعلق حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں (ایک لمبی حدیث ہے اس کا میں وہ حصہ پڑھتا ہوں جس کا اس سے گہرا تعلق ہے) کہ دو عورتیں تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی گود میں اس کا بیٹا تھا۔ بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک لڑکے کو اچک کر بھاگ گیا۔ ساتھی عورت نے اس کو بتایا کہ تمہارے لڑکے کو بھیڑیا لے گیا ہے۔ اس عورت نے کہا کہ نہیں میرے لڑکے کو نہیں تمہارے لڑکے کو لے گیا ہے اور یہ بچہ ہی میرا ہے۔ یہ بحث کرتی ہوئیں وہ حضرت داؤدؑ کے دربار میں پہنچیں اور حضرت داؤدؑ نے ان میں سے جو بڑی تھی اس کو وہ بیٹا دلوا دیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمہارا تھا۔ اس چھوٹی کا نہیں تھا۔ وہ فریاد لیکر حضرت سلیمان کے دربار میں پہنچی۔ آپ نے جب ان دونوں عورتوں کو حاضر کیا۔ ان کے بیان سُنے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ انہیں واقعہ بتایا۔ انہوں نے کہا چھری لاؤ۔ میں برابر ٹکڑے کر کے اس بچے کو دونوں میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ آدھا وہ لے لے۔ آدھا وہ لے لے۔ چھوٹی عورت جس کا وہ بچہ تھا اس نے اذیت سے بے چین ہو کر بے اختیار پکار کر یہ کہا کہ نہیں نہیں۔ یہ اس کا بچہ ہے۔ میں جھوٹی تھی۔ اس کو دے دیں۔ اس بچے پر چھری نہ چلائیں۔ اُسے بچہ عزیز تھا۔ اس کا بیٹا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی وقت وہ بچہ پکڑا اور اس کو پکڑا دیا کہ میں یہی تو پہچاننا چاہتا تھا کہ اصلی ماں کونسی ہے اور جھوٹی ماں کونسی ہے۔ پس نظام جماعت سے اگر آپ کو زیادہ محبت ہے اور اپنی ذات اور اپنی اَنا سے زیادہ محبت نہیں تو ہر ایسے ابتلاء کے موقعہ پر آپ ہمیشہ نظام جماعت کی حفاظت میں اپنی جان اپنی عزت اپنی آن ہر چیز کو قربان کر دیں گے لیکن کبھی ایسا کلام نہیں کریں گے، کبھی ایسا طرزِ تکلم اختیار نہیں کریں گے خواہ ظاہری طور پر کہیں یا نہ کہیں یا اپنی حرکات و سکنات سے ایسا اثر نہیں ڈالیں گے کہ آپ کے نظام کے مارے ہوئے مظلوم، ہیں تو سچے مگر جھوٹوں کا شکار ہو گئے ہیں جس کے نتیجہ میں لوگ نظام سے متنفر ہو جائیں اور نظام کاٹا جائے اور جماعتیں دو نیم ہو جائیں۔ پس پیشتر اس سے کہ جماعتیں دو نیم ہوں ان کے فعلوں کی وجہ سے وہ یہ زیادہ پسند کریں کہ ان کے جسموں کے ٹکڑے کر دیئے جائیں مگر نظام جماعت پر آنچ نہ آئے۔ یہ سچے (صاحب ایمان) بندے ہیں۔ یہ ہیں جو (دین حق کے پیروکار) ہیں جن کے (دین) کی خدا گواہی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نظام جماعت کی حفاظت فرمائے اور ہمیشہ جماعت کو خدا کے بندے بنا کر زندہ رکھے شیطان کے بندے بننے میں ہمیں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

اہلِ ربوہ کی توجہ کے لئے

اہالیان ربوہ کی توجہ کے لئے یہ نوٹ الفضل میں شائع کروا رہا ہوں اس امید کے ساتھ کہ تمام قارئین کا تعاون تزئین ربوہ کمیٹی کو حاصل ہوگا۔

جیسا کہ احباب جانتے ہیں کہ تزئین ربوہ کمیٹی ربوہ کی صفائی کے لئے مسلسل کوشاں ہے۔ لیکن ان کوششوں کے سو فیصد نتائج اس وقت تک نہیں نکل سکتے جب تک اہالیانِ ربوہ کا تعاون حاصل نہ ہو۔

یہ بات انتہائی تکلیف کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ باوجود اس کے کہ جن علاقوں میں فلتھ ڈپو (گند پھینکنے کی جگہیں) بنے ہوتے ہیں وہاں بھی گند ان کے اندر نہیں پھینکا جاتا بلکہ باہر پھینکا جاتا ہے اور کوئی احساس نہیں ہوتا۔ حالانکہ چند قدم چل کر وہ گند فلتھ ڈپو میں بھی ڈالا جا سکتا ہے تاکہ وہاں سے روزانہ اٹھایا جا سکے اور باہر گند نہ پڑے۔ اگر صرف اس امر کی طرف توجہ دی جائے تو وہ محلے ضرور بالکل صاف ہو جائیں گے جہاں اس وقت تک یہ فلتھ ڈپو بن چکے ہیں

قبل اس کے کہ مزید کچھ لکھوں خلاصۃً ان بعض موٹے موٹے کاموں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو اس وقت تک تزئین ربوہ کمیٹی کر چکی ہے۔

I ۔ ربوہ کی صفائی کے نکتہ نظر سے ایک مسئلہ ایسی جگہوں کا ہے جہاں گھروں یا دوسری مختلف جگہوں سے پانی اکٹھا ہو کر راستوں کو خراب کر دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں مختلف محلہ جات میں ۷،۳۶۹ فٹ چھوٹی اور بڑی نالیاں بنا کر بہت سی ایسی جگہوں سے اس مسئلہ کو ختم کر دیا گیا ہے۔

II دوسرا مسئلہ بہت سے محلوں میں سڑکوں کی ناگفتہ بہ حالت تھی اور اہالیان ربوہ کے لئے بہت سی مشکلات تھیں اگرچہ سڑکوں کو ٹھیک کرنے کا کام بلدیہ کمیٹی کا ہے لیکن ان کی مسلسل بے حسی اور عدم تعاون اور عدم توجہ کی وجہ سے یہ بار بھی اہالیانِ ربوہ پر پڑ جاتا ہے کہ وہ وقار عمل وغیرہ کے ذریعہ سے سڑکوں کو ٹھیک کریں۔ اس سلسلہ میں تزئین ربوہ کمیٹی نے جو کام کیا ہے اس میں ۲ فرلانگ ۹۵ گز لمبی مختلف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سڑکیں درست کر کے قابل استعمال بنائی ہیں اس کے علاوہ ربوہ کے ۱۴ پلاٹس جن کا رقبہ گیارہ ایکڑ سات فرلانگ بنتا ہے ان کو ٹھیک کروا کے ان کی تزئین کروائی گئی ہے۔ پچھلے دو سالوں میں تزئین ربوہ کمیٹی کی تحریک پر ربوہ میں تین ہزار وقارِ عمل ہو چکے ہیں۔ اس عرصہ میں ۸۰۰۰ سے زائد پودے لگوائے گئے ہیں اور ایک بہت ضروری کام جو تزئین کمیٹی نے کیا ہے وہ یہ کہ دارالرحمت کے محلہ جات، دارالصدر کے محلہ جات، فیکٹری ایریا، دارالفضل اور دارالبرکات میں ۲۴ بڑے سائز کے فلتھ ڈپو مختلف جگہوں پر بنائے گئے ہیں جہاں سے روزانہ تزئین ربوہ کمیٹی کے ۲ ریڑھے گند اٹھاتے ہیں۔ تزئین کمیٹی نے جو کام اب تک کئے ہیں ان میں سے صرف چند کاموں کی جھلکیوں کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ بعض دفعہ ایسا ذکر کرنا بہتر نتائج پیدا کرتا ہے کم از کم ان محلہ جات میں تو گند نہیں پڑنا چاہیئے تھا جہاں گند کو اکٹھا کرنے اور باقاعدہ اٹھوانے کا انتظام تزئین کمیٹی ربوہ نے کیا ہوا ہے۔ پھر ایسا کیوں ہوتا ہے کہ باوجود ان کوششوں کے سڑکوں اور گھروں کے باہر گند نظر آتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہی ہے کہ اہالیان ربوہ کی طرف سے جیسا تعاون ملنا چاہیئے تھا وہ نہیں ملا۔

امید ہے کہ اب احباب اور لجنہ اس طرف خاص توجہ دیں گی اور آئندہ سے ایسا نہیں ہوگا۔ اب اللہ نے چاہا تو دوسرے محلوں میں بھی فلتھ ڈپو بن رہے ہیں اور آہستہ آہستہ تمام ربوہ میں یہ نظام پھیل جائے گا۔ اسی طرح اس وقت جو تزئین کمیٹی کے دو ریڑھے گند اٹھا رہے ہیں جب کام بڑھ جائے گا تو اس انتظام میں بھی اور وسعت پیدا کر دی جائے گی۔

براہ کرم آپ نہ صرف یہ کہ تزئین کمیٹی ربوہ سے تعاون کریں بلکہ ہر گھر کو چاہیئے کہ اپنے گھر اور اپنے ماحول کو صاف رکھے اور روزانہ اس مقصد کے لئے گھر والے کچھ نہ کچھ وقت دیں

اب پودوں کا موسم بھی آرہا ہے اس وقت ہمارے پاس گلشن احمد نرسری میں ۳۰۰۰۰ مختلف پودے تیار ہیں جو بہت کم قیمت پر وہاں سے مل سکتے ہیں۔

مجھے صرف آپ کے تعاون ہی کی ضرورت نہیں بلکہ آپ کے مشورہ کی بھی ضرورت ہے کہ کس طرح اس کام کو بہتر بنایا جا سکتا ہے اس سلسلہ میں آپ جو بھی مشورہ دینا چاہتے ہوں یا آپ کا کوئی مسئلہ ہو تو صدر تزئین کمیٹی ربوہ کے نام خط لکھ کر خاکسار کو دفتر نظارت تعلیم میں پہنچا دیں۔

مجھے امید ہے کہ اگر ہم ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہے تو اللہ نے چاہا تو ربوہ بہت جلد صاف ہو جائے گا۔ (عظمتوں والے اللہ کے سوا کوئی اس کی توفیق عطا نہیں کر سکتا)

مرزا انس احمد
صدر تزئین ربوہ کمیٹی

درخواست دعا

محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی رقم فرماتی ہیں:

میرے میاں مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کو ۱۹ جون کی رات سخت قسم کا ہارٹ اٹیک ہوا۔ حالت بہت تشویشناک ہو گئی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے بہت فضل فرمایا اور صبح تک طبیعت سنبھل گئی۔ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) لیکن ابھی حالت تسلی بخش نہیں ہے۔

احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست کرتی ہوں کہ دعا کریں شافی مطلق خدا محض اپنے فضل سے میرے میاں کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور مبارک دراز عمر سے نوازے۔

قیام ہی ـــــ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
لاہور: ۳-D-1 گلشن راوی
ملتان: ۱۸۱-۴ شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون: ۵۸۸

روائتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف گولڈ سمتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون ۶۴۹-۴۵۲۴

ایکسپورٹ کوالٹی کے ڈش انٹینا
اب اور جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ جو ہر طرح کے موسمی اثرات کو برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط ترین بھی ہیں۔ گارنٹی ایک سال
اعلیٰ کوالٹی ریموٹ کنٹرول ریسیور بمعہ L.N.B اصل گارڈنز U.S.A
پاکستان میں ہر جگہ مکمل فٹنگ اور انسٹالیشن
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون دکان ۷۷ ۸۳۱ فون رہائش ۴۸۷

سنہری موقعہ
نہایت باموقعہ رقبہ ۴، ۵، ۸، ۱۰ مرلہ ایک کنال، دو کنال کے پلاٹس۔ سوئی گیس۔ پانی۔ بجلی اور پختہ سڑکوں کی سہولتوں کے ساتھ۔ خواہش مند جلد رابطہ کریں
عزیز احمد خان پراپرٹی مرکز
فون گھر ۴۱۴ ـــ ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ
خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے، آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلیے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں
اولاد سے محرومی ۔ اولاد نرینہ کی خواہش ۔ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا
اٹھرا ۔ لیکوریا ۔ ایام کی بے قاعدگی
بچوں کا سوکھا ۔ گرمی ۔ گیس ۔ شوگر وغیرہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: 218534-219065

تریاقِ اٹھرا فی ڈبیا ‎-/۲۰
نور کاجل فی شیشی ‎-/۵
نور نظر اولاد نرینہ کیلئے فی کورس ‎-/۶۲۵
زدجام عشق ۳۰ گولی ‎-/۳۰۰
اکسیر معدہ ‎-/۸ ‎-/۱۵ ‎-/۳۰
قند شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے ‎-/۱۰
حب سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے ‎-/۱۰
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۱ جون۔ گرمی کی شدت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

○ قومی اسمبلی نے آئین کی آٹھویں ترمیم کا جائزہ لینے کے لئے ایک قرارداد منظور کر لی ہے۔ پی ڈی اے کے سید افتخار گیلانی کی طرف سے پیش کردہ قرارداد ہیں، جو بھاری اکثریت سے منظور کی گئی۔ سپیکر سے کہا گیا ہے کہ وہ آٹھویں ترمیم کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی قائم کریں اور ان شقوں کو ختم کریں جن کو پوری قوم نے مسترد کر دیا ہے۔ قرارداد کی منظوری کے بعد سپیکر گوہر ایوب نے ایوان کو یقین دلایا کہ وہ قائد ایوان، قائد حزب اختلاف اور تمام پارلیمانی پارٹیوں کے سربراہوں سے مشورہ کرنے کے بعد کمیٹی قائم کریں گے۔ قرارداد پیش کرنے سے قبل مسٹر افتخار گیلانی نے بہت پرجوش اور حب الوطنی سے معمور تقریر کی۔ اکثر اراکین نے قرارداد کی حمایت میں تقریریں کیں۔ پی ڈی اے کے احسان پراچہ نے قرارداد کو مؤخر کرنے کو کہا۔ احسان الحق پراچہ اور پی ڈی اے کے بابو غلام حسین نے قرارداد کی مخالفت میں تقریر کی۔ میاں زاہد سرفراز نے بھی مخالفت کی۔ وزیراعظم نے بھی کارروائی میں شرکت کی۔ اور مسٹر گیلانی کو مبارکباد دی اور امید ظاہر کی کہ ان کی پارٹی اپنے ارکان کے جذبات و احساسات کا احترام کرے گی۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے سندھ کا دورہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے وہ سکھر کے نواحی دیہات میں جائیں گے اور بے زمین ہاریوں کو زمین کی فراہمی کی مہم دوبارہ شروع کی جائے گی۔

○ پشاور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس نے سرحد اسمبلی کی تحلیل کے خلاف دائر کردہ رٹ درخواست کی سماعت کے دوران کہا ہے کہ گورنر کو اسمبلی توڑنے کا مشورہ دیتے وقت وزیراعلیٰ کو اسمبلی توڑے جانے کی وجوہات بھی بیان کرنی چاہئیں۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ وہ افواہوں کے خاتمے کے لئے وزیراعظم سے جلد ملاقات کے خواہشمند ہیں۔

○ حکومت پنجاب نے صوبہ کے تمام تعلیمی اداروں میں پانچویں جماعت تک مخلوط تعلیم کی اجازت دے دی ہے۔

○ تحریک استقلال نے کل جماعتی کانفرنس میں شرکت سے انکار کر دیا ہے۔ تحریک نے کہا ہے کہ اسمبلیاں توڑنے کے مطالبے سے مصالحتی عمل میں رکاوٹ پڑے گی۔

○ سندھ اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے ۵ منحرف اراکین نے محترمہ بے نظیر سے ملاقات کر کے واپسی پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

○ ترکی کے صدر مسٹر سلیمان ڈیمرل نے کہا ہے کہ بوسنیا پر اسلحہ کی پابندی کا خاتمہ ناگزیر ہے۔

○ اقوام متحدہ نے صومالیہ میں خوراک کی تقسیم کا کام دوبارہ شروع کر دیا ہے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ میں صدر سے ملاقات کے لئے پارلیمانی پارٹی کو اعتماد میں لوں گا۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر بھٹو کو میں نے نیک نیتی سے ملاقات کی دعوت دی ہے۔ محاذ آرائی ملک و قوم کے مفاد میں نہیں ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں گذشتہ روز بھی پنجاب اسمبلی توڑے جانے کے خلاف رٹ کی سماعت قریباً ۹ گھنٹے تک جاری رہی۔ اس سے پہلے دن بھی سماعت اتنا ہی لمبا عرصہ جاری رہی تھی۔ گذشتہ روز استغاثہ کی طرف سے پیش کئے گئے گواہوں پر جرح مکمل ہو گئی۔ جرح کے دوران مسٹر پرویز الٰہی نے بتایا کہ چونکہ مسٹر منظور احمد وٹو نے اپنی پارٹی کو پیپلز پارٹی کی گود میں رکھ دیا تھا اس لئے ہماری پارٹی کے اراکین ان سے باغی ہو گئے۔

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اراکین پنجاب اسمبلی کو اسلام آباد میں بند کر کے آزادانہ فیصلہ کرنے سے روکا جا رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وفاقی حکومت صوبائی معاملات میں مداخلت کر کے قومی جمہوری ڈھانچے کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مخالف گروپ کے محصور اراکین کا ہمارے ساتھ مسلسل رابطہ ہے۔

○ پنجاب حکومت نے یقین دہانی کرائی ہے کہ سابق وزیراعلیٰ مسٹر غلام حیدر وائیں اور مسٹر پرویز الٰہی کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔

○ مسلم لیگ چٹھہ گروپ کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ انتخابات ناگزیر ہیں اور حکمران اس سے فرار حاصل نہیں کر سکتے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ سرکاری ملازمتوں کی تنخواہوں میں مہنگائی کے تناسب سے اضافہ کیا جائے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے باہر پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے پھر لوٹا بردار جلوس نکالا پولیس کے سارے انتظامات دھرے کے دھرے رہ گئے مظاہرین نے رکاوٹیں توڑ دیں اور نعرے لگاتے ہوئے مال روڈ پر آ گئے۔ مظاہرین نے ٹائر جلائے اور کریکر بموں سے دھماکے کئے۔ ہائیکورٹ کے باہر دو کیمپوں میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے بھوک ہڑتال کی یہ بھوک ہڑتال محترمہ بے نظیر بھٹو کی سالگرہ کا کیک کاٹ کر ختم کر دی گئی مظاہرین نے عدالت کی طرف منہ کر کے وفاقی حکومت اور عدلیہ کے خلاف توہین آمیز نعرے لگائے۔

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴½ بجے ۸½ بجے شام

کیوریٹو سسٹم
سے آپ کیا کیا فائدے حاصل کر سکتے ہیں؟
لٹریچر مفت
ایک روپے کا واپسی ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

دانت اچھے صحت اچھی
دانت نکالنا کوئی علاج نہیں
دانت مت نکلوایئے
دانت درد کا فوری علاج
35 سالہ تجربہ کار
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لاویں
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون 418
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا، مسوڑھوں سے خون کا آنا، پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج * فل سیٹ کے ماہر
ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں

فخر الیکٹرونکس
۱۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
فریج۔ ایر کنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر واشنگ مشین و سٹیبلائزر
فون نمبر 354873 ۔ 7239347
7223347

ڈش انٹینا کے لئے رابطہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کیا جاوے
WAZ SATELLITE SYSTEMS
بہترین ریسیور اور ڈش انٹینا قیمت -/15000
دفتر ۳۰۲۴ فون نمبر دفتر ۲۶۴۴
رہائش ۳۰۲۴
رابطہ: میاں حفیظ احمد۔ احمدیہ منزل وزیر آباد۔ موتی بازار ضلع گوجرانوالہ
راولپنڈی رابطہ: میاں نصیر احمد
میاں سعید احمد۔ وقت بعد نماز عشاء فون نمبر ۴۲۹۷۷۱

کول بریز
ریفریجریٹر۔ ایئر کنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر اور آٹومیٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کیلئے
۵۸۔ الیگزا سکوائر شادمان مین مارکیٹ۔ لاہور
فون: ۴۸۸۸۴۴ ـــ ۴۸۰۹۴۴

اکسیر موٹاپا ۲۵/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) ۱۵/-
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ ۱۵۰/-
زدجام عشق ۱۲۰/- ۴۸۰/-
اکسیر لیکوریا (کیپسول) ۳۰/-
کلین اپ چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے ۱۵/-
سفوف اکسیر شوگر ۲۵/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار۔ ربوہ